امام احمد رضا بریلوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک تعارف ایک جائزہ

مولانا اقبال احمد اختر قادری (کراچی)

رضا اکیڈیمی رجسٹرڈ لاہور
(پاکستان)

امام احمد رضا بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک تعارف ایک جائزہ

مولانا اقبال احمد اختر قادری (کراچی)

رضا اکیڈیمی رجسٹرڈ لاہور
(پاکستان)

سلسلہ مطبوعات نمبر ۶۹

نام کتاب ....امام احمد رضا بریلویؒ۔ ایک تعارف ایک جائزہ

تصنیف .... مولانا اقبال احمد اختر قادری

ناشر .... رضا اکیڈمی

کمپوزنگ .... ایم یو کمپوزنگ ایسوسی ایٹس دربار مارکیٹ لاہور

مطبع .... احمد سجاد آرٹ پریس موہنی روڈ لاہور

ہدیہ .... دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور

عطیات بھیجنے کے لیے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر۳۸ / ۹۳۸ حبیب بنک

وسن پورہ برانچ لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات ...۵ روپے کے

کے ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتہ

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ مسجد رضا محبوب روڈ چاہ میراں ' لاہور پاکستان

کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰ فون نمبر ۲۵۰۴۴۰

اظہار تشکر

○ .... سیدی استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد قبلہ زید عنایتہ'

○ .... صاجزادہ وجاہت رسول قادری مدظلہ

○ .... برادرم سید سرفراز الدین قبلہ مدظلہ

○ .... برادرم محمد جاوید اختر قادری مدظلہ

○ .... برادرم عابد علی سلمہ

فجزاهم الله احسن الجزاء

احقر اقبال احمد اختر القادری عفی عنہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ نے جدید انداز میں امام احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالٰی کے احوال و کوائف کو قلم بند فرمایا ہے جو قارئین کے لئے تازہ تحفہ قرار دیا جا سکتا ہے اور شخصیات پر لکھنے والوں کو ایک نیا اسلوب حاصل ہو گا۔

موصوف ملت اسلامیہ کے نامور محقق پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایم۔ اے پی ایچ ڈی کراچی کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ انہی کی رہنمائی میں اپنے راہوار قلم کو چلا رہے ہیں۔ رضا اکیڈمی کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ جس سے وہ بے حد متاثر ہو کر اپنا مقالہ اشاعت کے لئے عنایت کر رہے ہیں۔
اور رضا اکیڈمی خوبصورت طباعت سے آراستہ کرکے قارئین و معاونین کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

مقبول احمد ضیائی قادری لاہور

۱۰۔۸۔۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پردہ اٹھتا ہے !

فاطمہ .... ارے ' بیٹی فاطمہ .... !

کہاں ہو .... ؟

جی ابو آئی ....

فاطمہ نے باورچی خانہ سے جواب دیا ....

والد .... بیٹے ذرا دیکھو ' ہاکر اخبار ڈال گیا ....

فاطمہ .... جی ابو ' وہ تو کب کا اخبار دے کر جا چکا ....

والد .... ایک کپ چائے اور اخبار لے آؤ ....

کیوں ابو .... کیا ناشتہ نہیں کریں گے .... فاطمہ نے کہا ...

والد .... ارے بھئی آج کونسا دفتر جانا ہے ' چھٹی کا دن جمعہ ہے آرام سے ناشتہ کریں گے اخبار لے آؤ

ابھی باپ بیٹی میں گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اتنے میں فاطمہ کا بھائی اختر اخبار لئے کمرے میں داخل ہوا وہ بارہویں جماعت کا طالب علم ہے ' اسے اخبارات و جرائد پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ روزانہ صبح کو دروازے پر ہاکر کا منتظر رہتا

ہے تاکہ اخبار کو اول وقت میں پڑھ لے پھر کالج جائے
اختر .... اخبار میرے پاس ہے' میں پڑھ رہا تھا .... لاؤ مجھے
'تم بعد میں پڑھ لینا .... والد نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ....
ابو یہ احمد رضا کون ہیں .... ؟
آج اخبار کے پورے ایک صفحہ پر ان کی حیات و کارناموں پر مضامین آئے ہیں
.... یہ سوال کرتے ہوئے اختر نے اخبار والد کی جانب بڑھایا اور سوالیہ
نگاہوں سے دیکھنے لگا ....
والد نے اخبار لیتے ہوئے کہا ' اچھا آج صفر کی ۲۵ تاریخ ہو گی غالباً۔ پچیس تاریخ !
.... کیا مطلب .... ؟
والد .... مطلب یہ کہ ۲۵ صفر حضرت مولانا احمد رضا خاں کا یوم وصال ہے
آپ نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو انتقال فرمایا تھا' اس لئے آج ان کے یوم وصال کے موقع
پر اخبار میں ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کی شخصیت پر
مختلف اہل قلم کے مضامین اور بڑے بڑے دانشوروں کی آراء شائع کی گئی ہوں گی
جیسا کہ گذشتہ سال بھی ان کی برسی پر اخبارات نے مضامین شائع کئے تھے .....
.. یہ جواب دے کر اختر کے والد اخبار کا مطالعہ کرنے لگے ۔
اختر .... 'ابو یہ کہاں کے رہنے والے تھے' ان کے متعلق کچھ بتایئے
! بیٹا یہ خود تو انڈیا کے شہر بریلی کے رہنے والے تھے مگر ان کے باپ دادا قندھار
افغانستان کے رہنے والے تھے اور وہاں کے قبیلہ " بڑھیچ " سے ان کا تعلق تھا' یہی
وجہ کہ آپ نسباً" پٹھان ہوئے .... آپ کے خاندان کے بڑے لوگ دادا
پردادا مغل بادشاہ' شاہ جہاں کے دور حکومت میں افغانستان سے لاہور آئے اور یہاں
بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے' یہ جو لاہور شیش محل ہے' یہ ان ہی کی جاگیر تھا
...... پھر وہاں سے یہ لوگ دہلی چلے گئے اور وہاں سے رو ہیلکھنڈ بریلی' جہاں
انہوں نے مستقل رہائش اختیار کرلی .... اسی شہر بریلی میں مولانا احمد رضا

خاں، ۱۰ شوال یعنی میٹھی عید، عیدالفطر کے نو دن بعد پیدا ہوئے۔

اختر .... کیا یہ عالم دین تھے، جو ان کے نام کے ساتھ "مولانا" لکھا ہوا ہے، جیسا کہ ہمارے اسلامیات کے سر جو کہ ایک عالم دین ہیں، کو ہمارے دوسرے سب سر مولانا صاحب کہتے ہیں .... ؟

والد .... ہاں بیٹا ! .... مولانا احمد رضا خاں دنیائے اسلام کے بہت بڑے عالم تھے .... یہ اپنے دور کے مجدد تھے۔ مجدد .... یہ علوم اسلامیہ کا ایک ایسا سمندر تھے کہ جس کا کنارہ مشکل ہی سے مل سکے، گویا بحر بے کراں تھے .... ان کو قرآن و حدیث کے علاوہ پچپن علوم و فنون پر مکمل مہارت حاصل تھی، ارے نہیں بلکہ ۷۰ علوم و فنون پر دسترس رکھتے تھے وہ ہر جدید و قدیم علم سے واقف تھے اور واقف بھی ایسے کہ ایک مرتبہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر صاحب کو ریاضی کے کسی سوال میں مشکل در پیش ہوئی تو کسی نے ان کو مولانا احمد رضا خاں سے ملنے کا مشورہ دیا، جب وہ مولانا سے ملے تو دنگ رہ گئے کہ مولانا نے ان کا مشکل ترین سوال ذرا سی دیر میں حل کرکے ہاتھ میں دے دیا۔

ابو جو وائس چانسلر صاحب سوال معلوم کرنے گئے تھے ان کا نام کیا تھا ؟ ..

...... اختر نے کہا ....

والد .... بیٹا ان کا نام پروفیسر ڈاکٹر سر ضیاالدین احمد ہے۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد ....

اختر نے حیرت سے کہا .... میں نے تو پڑھا ہے کہ وہ علم ریاضی میں بڑی مہارت رکھتے تھے اور غالباً انہوں نے اس میں ڈاکٹریٹ بھی کیا تھا اور یہ کہ ان کا شمار دنیا کے بڑے بڑے اور ممتاز ترین ریاضی دانوں میں ہوتا تھا اور ہندوستان میں تو سب سے بڑے وہ ہی ریاضی داں تھے۔

ہاں بیٹا تم نے ٹھیک کہا .... ! ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد ' ریاضی میں یکتائے زمانہ تھے مگر جب وہ مولانا احمد رضا خان سے ملے اور انہوں نے ان کا سوال پل بھر میں حل کر دیا تو بڑے متاثر ہوئے اور یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہندوستان میں یہ. علم جاننے والا مولانا احمد رضا خاں کے علاوہ کوئی نہیں .... نیز کہا کہ صحیح معنوں میں یہ ہستی ہی "نوبل پرائز" کی مستحق ہے ....

اختر .... ابو ابھی آپ نے کہا کہ مولانا احمد رضا خاں جدید علوم سے بھی اچھی طرح واقف تھے تو کیا وہ جدید سائنس سے بھی واقف تھے .... ؟

والد .... ہاں بیٹا ' علوم جدید اور سائنس میں مولانا کی مہارت کا اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب ۱۹۱۹ء میں سان فرانسکو (امریکہ) کے ایک سائنسدان نے نیوٹن سائنسدان کے نظریہ کشش ثقل کے تحت ممالک متحدہ امریکہ کی تباہی اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں زلزلوں اور طوفان کی پیش گوئی کی تو مولانا احمد رضا خاں نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور اپنی سائنسی تحقیقات سے اس پیشین گوئی کو باطل قرار دیا کہ کوئی طوفان یا زلزلہ نہیں آئے گا .... یہ سائنسی دنیا کا ایک بہت بڑا چیلنج تھا ' جسے مولانا نے قبول کیا .... چنانچہ امریکی سائنسداں نے جس دن کی پیشین گوئی کی تھی ' جب وہ دن آیا تو کچھ نہ ہوا .... دنیا بھر کے ماہرین ہیاۃ بڑی بڑی دور بین لگائے آسمان کو تکتے رہے کہ تباہی اوپر سے آنے والی ہے مگر کچھ بھی نہ ہوا ....

امام احمد رضا خان نے سائنس دان " نیوٹن " اور " آئن اسٹائن " کے نظریات حرکت زمین پر بھی تنقید کی ہے اور اپنی فاضلانہ تحقیقات دنیا کے سامنے پیش کرکے سب کو حیرت میں ڈال دیا .... ان کی کتابیں

- .... معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین
- .... نزول آیات فرقان .سکون زمین و آسمان

○ .... الکلمۃ الملہمۃ

وغیر اسی قسم کی تحقیقات پر مشتمل ہیں .... نیز علوم جدیدہ میں مولانا احمد رضا خاں کی مہارت دیکھ کر لاہور شہر کے اسلامیہ کالج کے اس زمانے کے پرنسپل پروفیسر مولوی حامد علی جن کی جدید سائنس پر گہری نظر تھی ' اتنے متاثر ہوئے کہ مولانا کو چودھویں صدی کا " مجدد " قرار دیا .... وہ مولانا احمد رضا کے ہاں لاہور سے بریلی آتے جاتے تھے .... ان سے استفادہ کرتے اور ان کے ہاں جا کر اپنے سائنسی تجربات کرتے تھے ....

مولانا احمد رضا خاں ایک کامیاب سائنسداں تھے ' وہ سائنس کو قرآن کی روشنی میں پرکھنے کے قائل تھے ' ان کے نزدیک قرآن کتاب ہدایت بھی ہے اور کتاب حکمت بھی .... اس دور میں جب کہ لوگ قرآن میں تاویلیں کر کے سائنسی نظریات کو سچا ثابت کر رہے تھے اور قرآن کو سائنس کی روشنی میں دیکھ رہے تھے ' اس وقت صرف اور صرف مولانا احمد رضا خاں ہی نے یہ صدا بلند کی کہ قرآن کو سائنس سے نہیں سائنس کو قرآن سے پرکھو .... کہ قرآنی نظریات قطعی ہیں ارتقا پذیر نہیں .... جب کہ سائنس آج جو ثابت کرتی ہے ' کل خود سائنسدان اس کو باطل قرار دے دیتے ہیں .... وہ سائنس کو قرآن کی روشنی میں دیکھتے تھے ....

اختر .... ابو واقعی انہوں نے امریکی سائنس دان کی پیشین گوئی غلط ثابت کر دی تھی .... اگر ایسا ہے تو یہ بہت بڑے سائنس دان ہوئے ہم لوگوں کو ان کی تحقیقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے .... ابو آپ نے جو کتابوں کے ابھی نام لئے ہیں وہ مجھے ضرور لا کر دیجئے گا تاکہ میں خود ان کا مطالعہ کروں ...

ابو لا کر دیں گے نا .... ؟

ہاں بیٹا کیوں نہیں ضرور .... والد نے جواب دیا ۔

اتنے میں فاطمہ چائے لے آئی اور وہ بھی بیٹھ کر باتیں سننے لگی ....

اختر نے پھر سوال کیا' ابو یہ "مجدد" کا کیا مطلب ہے .... ؟

والد چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے ....

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ بے شک اللہ تعالٰی اس امت کے لئے ہر ۱۰۰ سال پر ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس دین اسلام کو ازسر نو نیا کر دے گا .... یعنی حالات زمانہ کے مطابق آسانیاں پیدا کر دے گا .... بڑے بڑے علمائے اسلام اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "مجدد" کے لئے ضروری ہے کہ ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے اول میں اس کے علم و فضل کی شہرت رہی ہو۔ علماء کے درمیان اس کے احیاء' ازالہ بدعت اور دیگر دینی خدمات کا چرچا ہو .... چودھویں صدی کے بڑے بڑے علماء کی تصریح کے مطابق مولانا احمد رضا خاں چودھویں صدی کے "مجدد" ہیں .... ان کی احیاء سنت کی تحریک سے کون واقف نہیں' ان کے علم و فضل کا چرچا نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ حرمین شریفین میں بھی ہوا ہے ۱۹۰۵ء میں جب یہ حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوئے تو دوران قیام مکہ' ایک دن صحن حرم شریف میں بیٹھے تھے کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور ان کی پیشانی دیکھ کر کہنے لگے اللہ کا نور دیکھتا ہوں .... نیز بعض علمائے عرب نے آپ سے کسی مسئلہ پر سوال کیا تو آپ نے بغیر کسی کتاب میں حوالہ دیکھے تقریباً چار سو صفحات کی ایک عربی کتاب جواب میں لکھ دی .... علماء عرب نے جب آپ کا فاضلانہ جواب دیکھا تو ان کی علمی بصیرت و ذہانت پر حیران رہ گئے اور بے ساختہ یہ اعلان کیا کہ یہ شخص موجودہ صدی میں "مجدد" دین و ملت ہے .... مولانا احمد رضا خاں نے اپنی زبان و قلم سے رد بدعات اور احیاء اسلام کے لئے بھرپور جدوجہد کی' بے شمار فتاویٰ جاری کئے اور سینکڑوں رسائل تحریر کئے ہیں ....

اختر .... ابو بدعات کسے کہتے ہیں .... ؟

بیٹا بدعات' بدعت کی جمع ہے اور بدعت کے لغوی معنی کسی نئی بات کا اضافہ

کرنا ہے .... مولانا احمد رضا خاں نت نئی خلاف شریعت باتوں کے سخت مخالف تھے ' وہ بدعات سے اس حد تک نفرت کرتے تھے کہ اہل بدعت کی صحبت کو بھی مہلک و خطرناک قرار دیتے تھے ' وہ تمام زندگی اہل بدعت سے بچنے کی ہدایت کرتے رہے .... انہوں نے عوام اور خاص سب کو یہی نصیحت کی .... مولانا احمد رضا خاں ہر وہ نئی بات جس کو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا ہو اور جس سے منشاء شریعت کو تقویت پہنچے ' جائز قرار دیتے تھے ' جب کہ دیگر نئی نئی بدعات جن سے گمراہی کو فروغ ملے ' نفرت کرتے تھے ۔ وہ دین تو دین ' دنیاوی زندگی میں بھی ایسی نئی نئی باتوں کی تائید نہ کرتے تھے جو آدمی کے اسلامی تشخص کو مجروح کر دیں ....

اتنے میں باہر دروازہ پر کسی نے دستک دی ....

ارے اختر دیکھو تو باہر کون ہے ....

اختر نے باہر جا کر دروازہ کھولا تو ان کے ابو کے دوست سرفراز صاحب تھے .... اختر نے وہیں سے کہا ' ابو ! سرفراز انکل ہیں ....

ہاں بھئی ادھر بلا لو ....

سرفراز صاحب اندر آئے اور سلام دعا کرکے صوفہ پر بیٹھ گئے اور بولے ... . واہ ' نواب صاحب ابھی تک بستر سے اٹھے نہیں .... ارے کونسا آج دفتر جانا ہے ' آرام سے اٹھیں گے ۔ تو سناؤ کیا حال چال ہیں کیسے آنا ہوا .... اختر کے والد نے کہا ....

بس یار کیا بتاؤں ' سب گھر والے کل سے شادی میں گئے ہوئے ہیں ' بور ہو رہا تھا ' سوچا چلو تم سے چل کر گپ شپ کریں گے ۔ سرفراز صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا تم سناؤ کیا خبریں ہیں ....

انکل آج اخبار میں عالم اسلام کی ایک عظیم شخصیت پر مضامین آئے ہیں '

ابھی ابو اور ہم لوگ انہی کی شخصیت پر باتیں کر رہے تھے ۔ اختر نے اپنے ابو کے پلنگ سے اخبار کا خصوصی ایڈیشن اٹھا کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔ سرفراز صاحب نے اخبار دیکھتے ہوئے کہا ' اچھا بدعتی مولانا بریلوی کی بات کر رہے ہو ....

.... جس نے بریلوی فرقہ کی بنیاد ڈالی تھی ۔ اور عالم اسلام کے بڑے بڑے جید علماء کرام کو کافر قرار دیا تھا ' یہ تو انگریزوں کا ایجنٹ تھا ایجنٹ ' اور اپنے انگریز آقا کے حکم پر اس نے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کر کے بگاڑ پیدا کیا ....

کیا بکتے ہو .... تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے .... تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ' اختر کے والد نے گھورتے ہوئے کہا ....

مجھے کسی نے نہیں بتایا ' میں نے خود کتابوں میں پڑھا ہے ' سرفراز صاحب نے کہا .... کیا

اختر کے والد نے کہا کہ تم نے مولانا احمد رضا خاں کی اصل کتب کا مطالعہ کیا ہے یا کہ صرف دوسروں کی ہی کتابیں پڑھی ہیں .... ؟

میں نے اصل کتاب تو کوئی بھی نہیں دیکھی ' ہاں ان پر لکھی گئی کتب ہی پڑھی ہیں .... سرفراز صاحب نے جواب دیا ....

ہاں ' جب بھی تو تم غلط فہمی کا شکار ہو .... کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ سنی سنائی بات پر یقین نہ کر لو جب تک تصدیق نہ کرو .... میرے پاس مولانا احمد رضا خاں کی کچھ کتابیں ہیں ' میں تم کو دکھاتا ہوں .... سرفراز صاحب کو جواب دیتے ہوئے اختر کے والد نے اختر سے کہا ' بیٹا جاؤ ذرا میری الماری کھول کر درمیان والے خانے کی کتابیں نکال کر لاؤ .... میں اتنے میں منہ ہاتھ دھو لوں ....

اور بیٹی فاطمہ .... !

تم ناشتہ تیار کر کے لگاؤ ....

کچھ دیر بعد اختر کتابیں نکال کر لے آیا اور اس کے والد بھی منہ دھو کر آگئے ' اور بولے .... دیکھو مولانا احمد رضا خاں نے اسلام سے ہٹ کر کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا .... ان کی محققانہ تصنیفات دیکھو .... ان میں وہی بات ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے .... سب باتیں سچ ہیں سچ ! .... کوئی کاٹ پیٹ نہیں .... قرآن و حدیث سے تو سب کہتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ وہ انہی کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مولانا احمد رضا خاں صرف قرآن و حدیث کی باتیں کرتے ہیں .... ذرا تاریخ کا بغور مطالعہ تو کرو ' تم کو معلوم ہو گا کہ ہندوستان میں جب مسلمان گروہوں میں بٹ رہے تھے تو مولانا احمد رضا خاں یہی وہ مردِ مجاہد تھے کہ جو ملت اسلامیہ کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچانے میں ہمہ تن مصروف تھے .... اوائل چودھویں صدی میں مسلمانان ہندوستان کے حالات دگرگوں تھے .... نئے نئے خیالات ' نئے نئے نظریات سامنے آرہے تھے ....

کوئی کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے بھائی کے برابر ہیں اور آپ کی عزت ایسی کرنی چاہیے ' جیسے بڑے بھائی کی کی جاتی ہے .... کوئی کہہ رہا تھا حضور کا خیال نماز میں آجائے تو وہ اپنی گائے اور گدھے کے خیال میں مگن ہونے سے بدرجہا برا ہے .... کوئی کہتا تھا کہ جس کا نام "محمد" یا "علی" ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں .... کوئی کہہ رہا تھا کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں .... کسی نے کہا کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے ' جھوٹ بولنے پر قادر ہے .... کسی نے کہا کہ عید میلادالنبی شریف منانا اور اس کی محفل میں شریک ہونا ناجائز ہے ....

.... کسی نے حدیث پر اعتراض کیا .... کسی نے قرآن پر اور کسی نے حضرات اولیاء کرام وصوفیاء پر اعتراض کیا .... یقین و ایمان کے

ٹھکانے دل ، شکوک و شبہات کا گھر بن گئے .... طرح طرح کی بولیاں بولی جانے لگیں .... مولانا احمد رضا خاں نے اس وقت صدائے حق بلند کی ، صداقت کو آشکار کیا .... مگر ستم ظریفی .... کہ جس نے گروہ بندی فرقہ پرستی کے خلاف جہاد کیا ، اسی ہی کو فرقہ پرست اور فرقہ بند کہا جانے لگا . ... مولانا احمد رضا خاں نے کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا ، انہوں نے تو وہی عقائد و افکار پیش کئے جو ہر زمانے میں مسلمان کرتے رہے ۔ انہوں نے وہی بات کہی اور وہی پیغام دیا جو صدیوں سے دیا جا رہا تھا ۔ لوگ جس کو بھول گئے تھے .... انہوں نے ان باتوں کو یاد دلایا اور اسلاف کی یاد تازہ کر دی .... پھر وہ اسلام کی نشانی بن گئے ۔ چونکہ وہ بریلی کے رہنے والے تھے اس لئے ان کا آفاقی پیغام ان کی نسبت کی وجہ سے " بریلی " شہر سے منسوب ہوا اور پھر " بریلوی " سے تعبیر کیا جانے لگا .... اب اسلاف کرام کے افکار و عقائد کو حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے تجدیدی کارناموں کی نسبت سے " بریلوی " کہا جاتا ہے .... ورنہ " بریلوی " کوئی فرقہ نہیں ....

رہی یہ بات کہ وہ انگریزوں کے خیر خواہ تھے ، تو یہ بھی غلط الزام ہے ، یہ دیکھو مولانا احمد رضا خاں کی کتاب " فتاویٰ رضویہ " کی چھٹی جلد ، اس کا صفحہ نمبر ۲۴ پڑھ لو ، جو کہ صاف بتاتا ہے کہ انگریز تو انگریز وہ انگریزی زبان و ثقافت ، انگریزی لباس اور انگریزی تہذیب و تمدن کے بھی خلاف تھے ۔ کیونکہ کسی بھی قوم کی زبان ، لباس اور تہذیب و تمدن قومی تشخص پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انگریزی لٹریچر بالعموم عقائد و خیال میں فساد پیدا کرتا ہے ، اس لئے وہ ایسے لٹریچر کے خلاف تھے جو قدیم اسلامی عقائد میں فساد پیدا کرے .... وہ تو انصاف کے حصول کے لئے انگریزی عدالت میں جانا بھی پسند نہ کرتے تھے بلکہ انگریزی عدالت کو تسلیم ہی نہ کرتے تھے . ... یہ لو ! فتاویٰ رضویہ کی یہ تیسری جلد ہے ۔ اس میں جگہ جگہ ایسی عبارات ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں انگریزی لباس و وضع کے

ساتھ پڑھی گئی نماز کو واجب الاعادہ سمجھتے تھے، بھلا ایسا شخص کیونکر انگریز کا خیر خواہ ہو سکتا ہے .... وہ تو زندگی بھر انگریز کی مخالفت کرتے رہے .... اور نہ صرف انگریز بلکہ بد مذہبوں روافض اور قادیانیوں کے رد میں بھی انہوں نے یہ سب کتابیں لکھی ہیں ....

- .... رد الرفضہ (۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء)
- .... اعالی الافادۃ فی تعزیہ الھند و بیان الشہاہ (۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء)
- .... البشریٰ العاجلہ فی تحف آجلہ (۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء)
- .... المبین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)
- .... قہر الدیان علی مرتد بقادیان (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)
- .... الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء)

.... مولانا احمد رضا خاں بریلوی اتباع سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑی اہمت دیتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ قرآن و حدیث میں جو اللہ اور رسول سے والہانہ عشق و محبت کا مطالبہ کیا گیا ہے، مسلمانوں کے دلوں میں اس عشق، محبت کا چراغ روشن کیا جائے اور ان کے اقوال و اعمال میں اس کی جھلک نظر آئے ....

یہ مولانا کی کتاب "مقال عرفا" ہے جس میں انہوں نے شریعت کے علاوہ تمام راہوں کو مردود قرار دیا ہے، وہ شریعت و طریقت کو آج کل کے لوگوں کی طرح دو الگ خانوں میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں کہ شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع (شاخ) .... انہوں نے بدعات کی اصلاح کے لئے رسالے تحریر کئے .... سجدۂ تعظیمی کے خلاف یہ رسالہ "الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ" تحریر کیا .... غیر محرم کے سامنے عورتوں کی بے پردگی کے خلاف رسالہ "مروج النجاء لخروج النساء" .... میت کے گھر جمع ہو کر دعوت کھانے والوں کے خلاف "جلی الصوت النہی الدعوۃ امام الموت" لکھا ....

جب کہ زیارت قبور کے لئے عورتوں کے جانے کی ممانعت کرتے ہوئے یہ رسالہ " جمل النور فی نہی النساء عن زیارت القبور " تحریر فرمایا .... الغرض میری معلومات کے مطابق تو مولانا احمد رضا خاں نے مشکل ترین حالات میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا اور تم ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کی بجائے بہتان لگا رہے ہو .. .. حیرت ہے .... !

.... نہیں یار ' یہ بات نہیں ' اصل میں ہمیں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت سے شروع ہی سے اس طرح متعارف کرایا گیا اور پھر ان کے خلاف جھوٹ پر مبنی لٹریچر نے میرا ذہن پراگندہ کر دیا .... آج تم نے حقیقت سے آگاہ کر دیا .... میری آنکھوں سے نفرت کا پردہ اٹھا دیا ' مجھے افسوس ہے کہ میں بغیر تحقیق و تدقیق کے اب تک اللہ کے ایک نیک ولی سے بدظن رہا .... اب تم سے میری گذارش ہے کہ تم مجھے مولانا احمد رضا خاں کی اپنی کتابیں لا کر دینا ' تاکہ میں خود اصل کتابوں کا مطالعہ کرتا رہوں اور مزید معلومات حاصل کروں . ... سرفراز صاحب نے اختر کے والد کو جواباً کہا ....

کافی دیر خاموش بیٹھے ہنستے رہنے کے بعد اختر نے اپنے والد سے کہا ابو ! . ... کیا مولانا احمد رضا خاں نے پاکستان کی تحریک میں بھی حصہ لیا تھا .....

ہاں بیٹا ! .... اگر دیکھا جائے تو جس بنیاد پر تحریک پاکستان چلی یعنی " دو قومی نظریہ " اس کے پیش کرنے والوں میں مولانا احمد رضا خاں سرفہرست ہیں .... انہوں نے سب سے پہلے ۱۸۹۳ء اور ۱۹۰۰ میں پٹنہ کی آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں اس وقت دو قومی نظریئے کا پرچار کرکے تحریک پاکستان کی بنیاد ڈالی جب قائد اعظم محمد علی جناح اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے ' اور یہ تو آج کے اس اخبار میں بھی آیا ہے ' دیکھو ' مولانا کوثر نیازی صاحب کا اس میں مضمون ہے ' مولانا موصوف پاکستان کے بڑے مشہور و معروف

ادیب و صحافی اور سیاستدان ہیں ' وہ لکھتے ہیں۔

"........ مولانا احمد رضا خان نے متحدہ قومیت کے
خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب علامہ اقبال اور قائد اعظم
بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے .... دیکھا
جائے تو " دو قومی نظریئے " کے عقیدے میں امام احمد رضا
مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی ....
پاکستان کی تحریک کو کبھی بھی فروغ نہ حاصل ہوتا اگر امام
احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر
نہ کرتے .... "

ابو اگر مولانا احمد رضا خاں نے تحریک پاکستان میں اس قدر اہم خدمات انجام دی ہیں تو پھر تحریک پاکستان کے واقعات پر ہمارے کورس کی کتابوں میں ان کا نام کیوں نہیں ملتا .... ؟

اختر نے پھر سوال کیا .... ؟

والد .... بیٹا یہی تو ہماری تاریخ کا المیہ ہے کہ جنہوں نے دین و ملت کی بے لوث خدمت کی وہ پس منظر میں چلے گئے اور جنہوں نے ان کے مقابلے میں معمولی کام کیا ' مبالغہ آرائی اور پروپیگنڈہ کے ذریعے ان کی خدمات کو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا گیا۔ یہ تاریخ نگاری کا المیہ نہیں تو کیا ہے .... !

یہ کھلی بددیانتی نہیں تو کیا ہے .... ؟

تاریخ کی ترتیب میں تعصب سے کام لیا گیا اور جو کچھ بھی لکھا گیا یک طرفہ لکھا گیا ....

مگر ہاں !

آج کا مورخ انصاف پسند ہے .... اس نے حقائق و شواہد ڈھونڈ

نکالے ہیں، جس کا منہ بولتا ثبوت آج کا یہ اخبار ہے ....

ابو .... اختر بھائی .... ، سب لوگ ناشتے کے لئے کھانے کی میز پر پہنچ گئے، وہاں اختر کی والدہ پہلے ہی سے موجود تھیں .... سرفراز صاحب کو دیکھ کر سلام دعا ہوئی اور پھر سب، کچھ ہی دیر بعد ناشتہ سے فارغ ہو کر ڈرائنگ روم میں آگئے۔

اختر کی والدہ نے سرفراز صاحب سے کہا کہ بھائی جان آپ نے اختر کے دادا کی برسی پر بھابی کو کیوں نہیں بھیجا ! اور آپ خود بھی نہیں آئے .... ؟
بھابی کیا بتاؤں .... مجھے اصل میں کسی نے غلط بتایا تھا کہ سوئم چہلم اور برسی وغیرہ پر جو غیر اللہ کے نام جانور ذبح ہوتے ہیں اور جو کھانا وغیرہ تقسیم ہوتا ہے وہ سب حرام ہے مگر جب میں نے اپنے محلہ کی مسجد کے پیش امام صاحب سے تفصیل دریافت کی تو معلوم ہوا کہ ذبح کے وقت جانور پر تو صرف اللہ کا نام ہی لیا جاتا ہے، ہاں اس کا ایصال ثواب دوسروں کو کرتے ہیں اور یہی طریقہ فاتحہ وغیرہ کا ہے کہ کھانے وغیرہ پر آیات قرآنی پڑھتے ہیں اور آخر میں اس کا ایصال ثواب اپنے مردوں کو کرتے ہیں، مگر پھر بھی مجھے تسلی نہیں ہوئی .... آج ہمارے مسعود بھائی نے ایک رسالہ، کتاب " فتاویٰ رضویہ " میں دکھایا جس میں اس کی تمام تفصیل تھی اور اب مجھے ہمیشہ کے لئے تسلی ہو گئی ہے، بلکہ اب میں خود بھی اپنے والد صاحب کے یوم وفات پر ہر سال فاتحہ دلایا کروں گا کہ یہ تو جائز و احسن کام ہے ....

ارے یار مسعود یہ تو بتاؤ .... جب بات چل نکلی ہے تو ہو ہی جائے کہ مولانا بریلوی کا ترجمہ قرآن ہے، کیا وہ صحیح ہے اور اگر وہ صحیح ہے تو پھر عرب میں اس پر پابندی کیوں ہے .... ؟

یہ ترجمہ صحیح ہے بلکہ بہت ہی صحیح ہے .... اختر کے والد نے جواباً کہا .... یوں تو اردو زبان میں بہت سارے لوگوں نے قرآنی شریف کا

ترجمہ کیا ہے مگر مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ قرآن جو کہ "کنزالایمان" کے نام سے موسوم آج بھی ہر جگہ باسانی مل جاتا ہے .... اگر اس کا دوسرے ترجموں سے تقابل کیا جائے تو یہ فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ یہ ترجمہ لغوی، ادبی اور علمی کمالات کا جامع ترین مرقع ہے .... رواں اور شگفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کی اصل روح سے حد درجہ قریب ہے .... اس میں ہر مقام پر اللہ تعالٰی اور پیغمبروں کے ادب و احترام، عزت و عصمت اور مقام و عظمت کو بطور خاص ملحوظ رکھا گیا ہے .... اگر تم اس ترجمہ کی عظمت کا انداز کرنا چاہو تو ذرا دوسرے ترجموں کو دیکھ کر پھر ان کا اور اس کا مقابلہ کرو ...."

کنزالایمان" کا مطالعہ کرنے والوں کو دوسرے تراجم کے مقابلے میں ایک واضح فرق یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بغور مطالعہ سے اسلام عقائد و ایمان کی اصل حلاوت سے نہ صرف یہ کہ لذت آشنائی ہوتی ہے بلکہ ایمانی دولت میں مزید برکت و اضافہ کا احساس ہوتا ہے .... اب رہا یہ سوال کہ عرب میں اس پر پابندی کیوں ہے .... تو بات یہ ہے کہ جب آج کے محققین و دانشوروں نے جدوجہد کی اور مولانا احمد رضا خاں کے خلاف پروپیگنڈے کا پردہ چاک کیا تو اصل حقیقت سامنے آنے لگی اور لوگ مولانا احمد رضا خاں کی عظیم عبقری شخصیت سے متعارف ہونے لگے تو ان کے مخالف تعصب پسندوں کو یہ بات نہ بھائی اور وہ فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح یہ ذکر رضا رکوایا جائے .... چنانچہ پرانا حربہ استعمال کرکے اہل عرب جن کو اردو نہیں آتی، ان کے ہاں یہ مکروہ پروپیگنڈہ کیا کہ مولانا احمد رضا نے ترجمہ قرآن میں فاحش غلطیاں کی ہیں۔ اہل عرب خود تو اردو جانتے نہیں، ان کو یقین آگیا کیونکہ بتانے والے ان کو ظاہر میں بھلے مانس مسلمان ہی معلوم ہوتے تھے، چنانچہ بعض عرب ممالک میں اس وجہ سے پابندی عائد کردی گئی .... ورنہ سوچنے کی بات ہے کہ اسی (۸۰) سال سے کسی نے اعتراض نہیں کیا، کیا اس عرصہ میں کوئی عالم دین پیدا نہیں ہوا تھا .... ؟

آج نئے نئے عالم پیدا ہو گئے ہیں .... ؟

اور ایک بات اور بتاؤں کہ اب تو اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے جو کہ کراچی ' لاہور اور برطانیہ سے کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اور میں نے یہ بھی سنا ہے کہ کراچی یونیورسٹی سے کوئی فاضل ترجمہ قرآن "کنز الایمان" پر ڈاکٹریٹ (Phol) بھی کر رہے ہیں .... یہ سب اس کی حقانیت کی دلیل نہیں تو کیا ہے۔

ہاں یار بات تو صحیح ہے .... کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں اور پرانے عالموں نے تو اعتراض کیا نہیں .... کیا وہ قرآن کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ! .... سرفراز صاحب نے کہا ' .... اس کا مطلب یقیناً یہی ہے جو تم نے بتایا کہ یہ سب تعصب ہے تعصب .... اور یہ لوگ خود تو تعصب کی آگ میں جل رہے ہیں دوسروں کو بھی جلا دینا چاہتے ہیں .... یار مسعود تم نے آج مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ میری آنکھوں سے غفلت کے پردے کو اٹھا دیا .... میرے دل سے تعصب کی آگ کو بجھا کر عشق حق کی آگ روشن کر دی۔

اے عشق تیرے صدقے' جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

۲ اپریل ۱۹۹۲ء

(اقبال احمد اختر القادری)

۱ .... احمد رضا خان ' مولانا ' معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین ' مطبوعہ لاہور
۲ .... احمد رضا خان ' مولانا فوز مبین در رد حرکت زمین ' مطبوعہ لاہور
۳ .... احمد رضا خان ' مولانا نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان ' مطبوعہ لاہور
۴ .... احمد رضا خان ' مولانا الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبہ ' مطبوعہ کراچی
۵ .... احمد رضا خان ' مولانا العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد ششم مطبوعہ کراچی
۶ .... احمد رضا خان ' مولانا العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد سوئم مطبوعہ کراچی
۷ .... احمد رضا خان ' مولانا مقال العرفاء باعزاز شروع و علماء مطبوعہ کراچی
۸ .... احمد رضا خان ' مولانا الذبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ مطبوعہ لاہور
۹ .... احمد رضا خان ' مولانا مروج النجاء لخروج النساء مطبوعہ
۱۰ .... احمد رضا خان ' مولانا جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت مطبوعہ کراچی
۱۱ .... احمد رضا خان ' مولانا جمل النور فی نہی النساء عن زیات القبور مطبوعہ کراچی
۱۲ .... احمد رضا خان ' مولانا حدائق بخش (کامل) مطبوعہ کراچی
۱۳ .... ظفرالدین بہاری ' مولانا ' حیات اعلیٰ حضرت ' جلد اول مطبوعہ کراچی
۱۴ .... اختر رضا خان ' مفتی ' دفاع کنزایمان ' مطبوعہ بمبئی
۱۵ .... عبدالمکیم اختر شاہ جہاں پوری ' علامہ خلائص کنزالایمان ' مطبوعہ لاہور

۱۶ .... محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر حیات مولانا احمد رضا خاں مطبوعہ سیالکوٹ

۱۷ .... محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر' اجالا مطبوعہ کراچی

۱۸ .... محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر رہبرو رہنما' مطبوعہ کراچی

۱۹ .... محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر امام احمد رضا اور عالم اسلام' مطبوعہ کراچی

۲۰ .... محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم مطبوعہ لاہور

۲۱ .... احمد رضا خان' مولانا ردالرفضہ' مطبوعہ لاہور

۲۲ .... احمد رضا خان' مولانا قہرالدیان علی مزند بقادیان' مطبوعہ لاہور

۲۳ .... مجید اللہ قادری پروفیسر قرآن سائنس اور امام احمد رضا مطبوعہ کراچی

۲۴ .... اقبال احمد اخترالقادری امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد مطبوعہ کراچی

۲۵ .... اقبال احمد اخترالقادری نادر زمن ہستی' مطبوعہ حیدر آباد (سندھ)

۲۶ .... کوثر نیازی' مولانا' ایک ہمہ جہت شخصیت' مطبوعہ کراچی

۲۷ .... اسماعیل دہلوی' تقویتہ الایمان' مطبوعہ لاہور

۲۸ .... اشرف علی تھانوی مولوی' حفظ الایمان مطبوعہ کراچی

۲۹ .... رشید احمد گنگوہی' مولوی' البراہین القاطعہ مطبوعہ دیوبند

۳۰ .... احسان الٰہی ظہیر' البریلویہ' مطبوعہ لاہور

فیض جاری واہ وا

حضرت احمد رضا کا فیض جاری واہ وا
ہو گئی ممنون جس کی قوم ساری واہ وا

ان کی تحقیقات نے ہو کر جہاں میں رونما
دشمنوں پہ کر دیا اک خوف طاری واہ وا

دیوبند و نجد میں اک زلزلہ سا آ گیا
مردِ مومن کی جو دیکھی ضرب کاری واہ وا

انکے جلوے سے مچی اطراف عالم میں یہ دھوم
ہے رضا اعدائے حق پہ قہر باری واہ وا

برق بن کر جب گرے وہ کاخ و کوئے فسق پر
جھوم کر قدرت خدا کی بھی پکاری واہ وا

باخدا ان کا کلام پاک ہے سب دلپذیر
ہر طرف ہے عشق کی منظر نگاری واہ وا

زندگی کی رات میں یاد نبی کی سوز سے
ان کی چشم تر نے کی اختر شماری واہ وا

آئینہ عشق رضا کا عاشقوں نے دیکھ کر
مولوی کی دیکھ لی پرہیز گاری واہ وا

چل غلام مصطفیٰ کر ان کی نظروں کو سلام
جن کے صدقے منیت ہے یہ تمہاری واہ وا

غلام مصطفیٰ مجددی

از لوح و قلم سیریز جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔